ہندوستان بھر میں تمام اہل سنت و جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے!

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین ۵

# اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

**قواعد و ضوابط**

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔ وی پی کی اجازت
(۲) ہے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ہر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جس میں تبلیغ کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پورا پتہ درج نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ایڈیٹر)

**مقصد عام اغراض و مقاصد**

(۱) عام اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا
(۲) گورنمنٹ و رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

**شرح قیمت اخبار**

(۴) روسائے عظام سے سالانہ چندہ ہے
(۵) عام خریداران سے للعہ
(۶) ششماہی عہ
(۷) ممالک غیر سے دس شلنگ
(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر "الفقیہ" و رئیس میگزین امرتسر ہونی چاہیئے

| نمبر (۴) | مطبوعہ ۲ رجب سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء یوم چہارشنبہ | جلد (۸) |
|---|---|---|

## اطلاع

عالی جناب قبلہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر، جو ناظرین کو معلوم ہے کہ عرصہ چار سال سے بعارضہ دمہ کھانسی و بخار مبتلا ہیں۔ جو کبھی افاقہ کی صورت ہونے پر ناظرین الفقیہ کی خاطر کوئی مضمون لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ مگر اب عرصہ دو ڈھائی ماہ سے اس قدر طویل دورہ شروع ہے جس کی وجہ سے وہ نہ کچھ پڑھ سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں۔ لہذا کوئی صاحب جواب طلب کرنے کی امید پر ان کی خدمت میں خط نہ بھیجے۔ کیونکہ وہ جواب دینے سے معذور ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا مولانا موصوف کی خبر صحت بر اخبار میں آئندہ انشاء اللہ درج ہوتی رہیگی۔ ناظرین الفقیہ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ بعد نماز حضرت مولانا صاحب کی صحت کیلئے نہایت عاجزی سے بارگاہ حقیقی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ مولانا موصوف کے پاک ارادے جو کچھ خدمت اسلام و ملت حنفیہ کے متعلق ہیں۔ وہ نیازمند ایڈیٹر ہی جانتا ہے کہ کس قدر تڑپ اُن کے دل میں موجود ہے۔ الفقیہ کے اوراق کی رونق کا باعث زیادہ تر حضرت مولانا موصوف ہی کا دم ہے۔ عرصہ آٹھ سال میں الفقیہ کے لئے جو کچھ مولینا ممدوح نے لکھا۔ اور اپنے مفید مشوروں سے اسکو چلایا۔ اسکی نظیر و مثال ملنی مشکل ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ انکا سایہ الفقیہ پر تا دیر اسی طرح قایم و دائم رہے۔ آمین۔

(نیازمند معراج الدین احمد ایڈیٹر)

## یاران طریقت سے

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

حضرت قبلہ عالم عالی جناب حاجی پیر سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری، آجکل علی پور شریف میں رونق افروز ہیں۔ (ایڈیٹر)

## معذرت

۲۸ جنوری کا اخبار ۲۹ یوم دیری سے شائع ہوتا ہے۔ جس کی وجہ رجسٹر خریداران کی از سر نو ترتیب اور رسالہ حنفی کی اشاعت کا باعث ہوئی۔ امید ہے کہ ناظرین معاف فرمادیں گے۔ (مینیجر)

## رسالہ حنفی امرتسر

خدا کے فضل و کرم سے رسالہ حنفی نہایت آب و تاب سے چھپکر شائع ہورہا ہے جو ملک میں نہایت پسند ہوا ہے ہر ایک سنی حنفی کا فرض ہے کہ اس کی ضروری خریداری کرے۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ مفت ہرگز نہیں۔ قیمت سالانہ عا۔ (مینیجر رسالہ حنفی امرتسر)

# غیر مقلدین کی فقہ اور ... اللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۹)

## غیر مقلدین کی فقہ کا بیسواں مسئلہ

(اہل حدیث شیعہ ہیں)

...ل الابرار صفحہ ج ۱ میں وحید الزمان لکھتا ہے "...ل الحدیث شیعۃ علی رضی اللہ عنہ ...ل حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ ہیں" ...سی اس کے جواب میں لکھتا ہے: "بالکل غلط ...سراسر بہتان ہے۔"

...میں کہتا ہوں۔ محمد بن اسحق صاحب المغازی ... امیر المومنین فی الحدیث مانتے ہو ابن حجر نے ...ن کو رمی بالتشیع لکھا ہے۔ جریر بن عبد الحمید ...اہلحدیث نہ تہا۔ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ...ال دیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب) امام بخاری ...ستاد اسمعیل بن ابان کون تہا۔ جسے تہذیب ...تہذیب میں سخت شیعہ لکھا ہے۔ عباد بن یعقوب ...خ بخاری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں ...ا تہا (میزان) حاکم صاحب مستدرک جس کو ...ن فی الحدیث کہتے ہیں مشہور شیعہ تھا۔ عبد الرزاق ...امام کیا اہلحدیث شیعہ نہ تہا جس نے حضرت ...یہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کرنیوالے کو کہا:

...تقذر مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان

...اذ نا اللہ) عبید اللہ بن موسیٰ شیخ بخاری ... خالد بن مخلد اور ابو نعیم شیعہ تھے۔ عدی بن ثابت ...ں شیعہ تہا۔ صاحب نسائی مائل بتشیع تھے ...یق حسن نے اتحاف صفحہ ۱۹ میں انکا مائل بتشیع ...لکھا ہے۔ ابن خلکان نے اون کے حق میں ...بتشیع لکھا ہے۔ صحاح میں شیعہ رواۃ کی ...س قدر کثرت ہے۔ کہ یہ مضمون تفصیل کا متحمل ...ں۔ پس بنارسی کا اس قول کو غلط کہنا سراسر ...ط ہے۔

**قولہ۔** حنفیہ میں بعض البتہ شیعہ ہیں جیسے مولوی عبد الحی الرافع والتکمیل میں لکھتے ہیں۔"

**اقول۔** اگر شیخ عبد الحی کی پوری عبارت نقل کرتا تو حال کھل جاتا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ان الحنفیۃ عبارۃ عن فرقۃ تقلد الامام ابا حنیفۃ فی المسائل الفرعیۃ وتسلک مسلکہ فی الاعمال الشرعیۃ سواء وافقتہ فی اصول العقائد ام خالفتہ فان وافقتہ یقال لہا الحنفیۃ الکاملۃ وان لم توافقہ یقال لہا الحنفیۃ مع قید یوضح مسلکہ فی العقائد لکامیۃ یعنے حنفی فرقہ وہ ہے جو مسائل فرعیہ میں امام اعظم رحمہ اللہ کا مقلد ہو۔ اور اعمال شرعیہ میں اسی کے مسلک پہ چلے۔ اصول عقائد میں امام کا موافق ہو یا مخالف۔ اگر موافق ہو تو اس کو حنفی کامل کہا جائیگا۔ اگر اصول عقائد میں امام کا مخالف ہو تو اسکو صرف حنفی نہ کہا جائیگا۔ بلکہ اس کے ساتھ کوئی ایسی قید زائد کی جائے گی۔ جو اس کے عقائد کے مسلک کو ظاہر کرے۔ اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ حنفی کامل وہی شخص ہے۔ جو امام صاحب علیہ الرحمۃ کا اصول عقائد ومسائل فرعیہ میں موافق ومقلد ہو اور ایسا حنفی بحمد اللہ کوئی شیعہ نہیں۔ البتہ بعض بدعتی اپنے آپکو فروع میں حنفی ظاہر کرتے تھے جیسے کہ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں لوگ حنفی نہیں تھے فافہم۔

**قولہ۔** "حنفی فقہ میں یہ اختراع کی گئی کہ جو صحابہ کو گالی دے۔ وہ کافر نہ ہوگا۔"

**اقول۔** یہ حنفی فقہ کی اختراع نہیں۔ اہلحدیث نے سب صحابہ کو کبائر سے لکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا۔ نووی جلد ۲ صفحہ ۳۱۰ میں قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ وسب احدھم من المعاصی الکبائر ومذھبنا ومذھب الجمھور انہ یعزر ولا یقتل۔ کہ کسی صحابہ کو گالی دینا کبائر سے ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اسے تعزیر لگائی جائے قتل نہ کیا جائے۔ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تو سب شیخین کو بھی کفر لکھا ہے۔ خلاصہ میں ہے۔ الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما العیاذ باللہ تعالیٰ فھو کافر۔ یعنی رافضی جو شیخین کو برا کہے کافر ہے۔ غنیہ شرح منیہ صفحہ ۵۱۴ میں ہے اما لو کان مودیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذلک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین یعنے بدمذہب کا عقیدہ اگر کفر تک پہونچ جائے۔ تو اس کا اقتدا اصلا جائز نہیں جیسے غالی رافضی۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ نبوت اون کے لئے تہی۔ جبریل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور اسی طرح پر جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت ملعونہ کیطرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو۔ یا خلافت کا انکار کرے۔ یا شیخین رضی اللہ عنہ کو برا کہے۔ اور مراقی الفلاح کی شرح طحطاوی کے صفحہ ۱۹۵ میں ہے ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا یلتفت الی تاویلہ واجتہادہ (عقود الدریۃ مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۹۲-۹۳) میں ہے:۔ الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منہا انھم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنھا انھم یسبون الشیخین سود اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر اھ ملتقطا۔ یعنے روافض کافر ہیں اور ان میں کئی قسم کے کفر جمع ہیں بعض ان میں سے یہ ہے۔ کہ خلافت شیخین کے منکر ہیں۔ اور بعض ان میں سے یہ کہ شیخین کو برا بولتے ہیں (خدا ان کا دونو جہان میں روسیاہ کرے) اور جو شخص ان امور میں سے ایک کیساتہ بھی متصف ہے۔ وہ کافر ہے۔ اسی طرح تنویر الابصار اور درمختار میں لکھا ہے۔ البتہ بعض نے احتیاط سے کام لیا ہے اور کفر کا فتوے نہیں لگایا۔ لیکن اس کے کبیرہ اور حرام ہونے سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

**قولہ۔** "ثابت ہوا کہ مصنف نزل الابرار شیعہ حنفی ہے۔"

**اقول۔** نہیں بلکہ غیر مقلد شیعہ ہے۔ وہ تو حنفیوں

وقعت بُرا جانتا ہے۔ اور اہل حدیث کی تعریف یہی کرتا ہے
لا یرضون بان یقال لھم الاحناف او الشوافع الخ
بل اذا سئل عنھم ایش مذھبکم یقولون انھم
محمدیون۔ یعنے اہل حدیث وہ لوگ ہیں جو اپنے
آپ کو حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی۔ کہلانا پسند نہیں کرتے
جب ان سے پوچھا جائے۔ کہ تمہارا کیا مذہب ہے تو
وہ کہتے ہیں ہم محمدی ہیں۔ (نزل ج ۱ صفحہ ۷)

معلوم ہوا کہ وحید الزمان حنفی ہونا پسند نہیں کرتا۔
اس لئے اپنے آپکو محمدی لکھتا ہے۔ اور وہ شیعہ حنفی
نہیں بلکہ شیعہ وہابی ہے۔

## اکیسواں مسئلہ

### (عامی کیواسطے تقلید ضروری ہے)

وحید الزمان نے نزل الابرار میں لکھا ہے۔ کہ عامی
کے واسطے کسی مجتہد یا مفتی کی تقلید ضروری ہے۔ بنارسی
اس کے جواب میں لکھتا ہے۔

"اہل حدیث تو کہتے ہیں التقلید فی دین اللہ
حرام۔ نہ عامی کو جائز ہے نہ عالم کو"

میں کہتا ہوں۔ مولوی نذیر حسین دہلوی کو محدث
سمجھتے ہو یا نہیں؟ وہ اپنی کتاب معیار الحق میں لکھتے ہیں:
"باقی رہی تقلید وقت لاعلمی کے سو یہ چار قسم ہے
قسم اول واجب اور وہ مطلق تقلید ہے
کسی مجتہد کی مجتہد اہلسنت کے سے لا علی التعیین
جس کو مولانا شاہ ولی اللہ نے عقد الجید میں
کہا ہے۔ کہ یہ تقلید واجب ہے" (معیار الحق)
مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعت السنہ میں صاف
لکھا ہے کہ:۔

"جو لوگ قرآن حدیث سے خبر نہ رکھتے ہوں
علوم عربیہ ادبیہ سے جو خادم قرآن و حدیث
ہیں محض ناآشنا ہوں۔ صرف اردو فارسی
تراجم پڑھکر یا لوگوں سے سنکر یا ٹوٹی پھوٹی
عربی جان کر مجتہد اور ہر بات میں تارک التقلید
بن بیٹھیں۔ ان کے حق میں ترک تقلید سے
بجز ضلالت کسی ثمرہ کی توقع نہیں ہو سکتی
۲۵ برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی
کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق کی تقلید
کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام

کر بیٹھتے ہیں" (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ نمبر ۲ وغیرہ)
محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:۔

ان ھذہ المذاھب الاربعۃ المدونۃ المحررۃ
قد اجتمعت الامۃ او من یعتد بھا منھا علی جواز
تقلیدھا الی یومنا ھذا وفی ذلک من المصالح
ما لا یخفی لاسیما فی ھذہ الایام التی قصرت
فیھا الھمم جدا واشربت النفوس الھوی واعجب
کل ذی رای برایہ یعنی ان چار مذاہب کی تقلید
کے جواز پر آجتک اُمت کا اجماع ہے۔ اور اس
میں کئی مصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً
اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت قاصر ہیں۔ اور لوگوں کے
دلوں میں ہوائے نفسانی بھری ہوئی ہے۔ اور ہر ایک
اپنی ہی رائے کو پسند کرتا ہے۔ نیز انصاف اور
عقد الجید میں لکھتے ہیں لما اندرست المذاھب
الحقۃ الا ھذہ الاربعۃ کان اتباعھا اتباعاً
للسواد الاعظم والخروج عنھا خروجا عن السواد
الاعظم یعنے جب ان چار مذاہب کے سوائے
باقی مذاہب مٹ گئے۔ تو ان کا اتباع سواد اعظم
کا اتباع اور ان سے خروج سواد اعظم سے نکلنا
ہوا"

صدیق حسن بھوپالوی سراج الوہاج صفحہ ۲
میں حدیث الدین النصیحۃ کے شرح میں لکھتا ہے۔
وقد یتاول ذلک علی الائمۃ الذین ھم
علماء الدین وان من نصیحتھم قبول ما رووہ
وتقلیدھم فی الاحکام۔ یعنے حدیث میں ائمۃ
المسلمین سے مراد علمائے دین بھی ہو سکتا ہے۔
اور ان کی نصیحت میں سے یہ ہے۔ کہ اون کی
روایت قبول کی جاوے اور احکام میں ان کی تقلید
کی جاوے۔

ابن قیم اعلام الموقعین ج ۱ صفحہ ۷ میں لکھتے
ہیں۔ فقہاء الاسلام ومن دارت الفتیا علی
اقوالھم بین الانام الذین خصوا باستنباط
الاحکام وعنوا بضبط قواعد الحلال والحرام
فھم فی الارض بمنزلۃ النجوم فی السماء
بھم یھتدی الحیران فی الظلماء وحاجۃ
الناس الیھم اعظم من حاجتھم الی الطعام
والشراب وطاعتھم افرض علیھم من طاعۃ

الامھات والآباء بنص الکتاب الخ
یعنی اسلام کے فقہاء اور وہ علماء جن کے قوال
پر لوگوں کے فتووں کا مدار ہے۔ احکام کے استنباط
کرنے کے لیئے خاص کئے گئے۔ اور حلال حرام کے
قواعد ضبط کرنے میں منتخب ہوئے۔ وہ دنیا پر بمنزلہ
آسمان کے ستاروں کے ہیں۔ جن کے ساتھ اندھیرے
میں لوگ راہ پاتے ہیں۔ لوگوں کی حاجت اون کی
طرف پانی اور کھانے کی حاجت سے بڑی ہے۔
اور ان کی تابعداری ماں باپ کی اطاعت سے بھی بہت
فرض ہے ساتھ نص کتاب کے الخ"

معلوم ہوا کہ وحید الزمان نے جو کچھ لکھا ہے۔
یہی بنارسی کے ہم مشربوں کا مذہب ہے۔ البتہ اس
نے جو بغیر حوالہ لکھنے کے اہل حدیث کا یہ قول نقل
کر دیا کہ التقلید فی دین اللہ حرام۔ یہ ابن حزم
ظاہری کا قول ہے۔ لیکن شاہ صاحب نے حجۃ اللہ
کے صفحہ ۱۲۳ میں اس کی نسبت لکھا ہے۔ کہ انما یتم
فیمن لہ ضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ
یعنے یہ قول اس شخص کے حق میں ہو سکتا ہے۔ جو
مجتہد ہو۔ گو ایک ہی مسئلہ میں ہو۔ ولنعم ما قیل۔

الا کل من لا یقتدی بائمۃ
فقسمتہ ضیزی عن الحق خارجۃ

## غیر مقلدین کی فقہ کا بائیسواں مسئلہ

### (معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی باتیں اور ایسے کام ہوئے کہ اُن کی عدالت میں خلل آگیا)

وحید الزمان نے یہ قول المشرب الوردی من الفقہ
المحمدی جو کہ ہدیۃ المہدی کی پانچویں جلد ہے۔ اس کے
صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے۔ بنارسی اس کے جواب میں لکھتا ہے
"حنفیہ بھی بعض صحابہ کو عدول نہیں ملتے
توضیح تلویح میں ہے الجزم بالعدالۃ
مختص لمن اشتھر بذلک والباقون
کسائر الناس فیھم عدول وغیر عدول"
میں کہتا ہوں۔ جمہور اصولیوں کے نزدیک صحابی وہ
شخص ہے جو حضور علیہ السلام کی صحبت میں بہت
عرصہ رہا ہو۔ بعض نے چھ ماہ بعض نے اس سے
زیادہ لکھا ہے۔ چنانچہ سعید بن المسیب کہتے ہیں:

لایعد من الصحابۃ الا من اقام مع الرسول سنۃ او سنتین وغزا معہ غزوۃ او غزوتین یعنی صحابہؓ میں وہ شخص شمار ہوگا۔ جو حضور علیہ السلام کے ساتھ سال دو سال رہا ہو۔ اور ایک یا دو لڑائیوں میں بھی گیا ہو۔ عاصم احول کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ لیکن اون کو صحبت نہ تھی (یعنی صحابی نہتھا)

ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ من اشترط الصحبۃ العرفیۃ اخرج من لہ رؤیۃ او من اجتمع بہ لکن فارقہ عن قرب کما جاء عن انس انہ قیل لہ ھل بقی من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیرک قال لا۔ مع انہ کان فی ذلک الوقت عدد کثیر ممن لقیہ من الاعراب (فتح الباری صفحہ ۳۵۲ ج ۷)

یعنے صحابی ہونے میں جس نے صحبت عرفی شرط کی ہے وہ اُس شخص کو صحابی نہیں جانتے۔ جس کو رؤیتہ ہو یا حضورؐ کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ لیکن جلدی جدا ہوگیا ہو جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے۔ کہ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا تمہارے سوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کوئی باقی ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں حالانکہ اس وقت عدد کثیر اون اعراب کی تھی۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس شخص کو جو طوالت صحبت میں مشہور نہ تھا۔ صحابی نہیں جانتے تھے۔ جب یہ معلوم ہوچکا۔ کہ اصولیوں کے نزدیک طوالت صحبت شرط صحابیت ہے اس لئے انہوں نے اون صحابہ کرام کو جو طوالت صحبت میں مشہور تھے قطعاً ویقیناً عادل مانا۔ اور جن صحابہؓ کو صرف رؤیتہ حاصل تھی۔ صحبت طویل میسر نہیں ہوئی۔ چونکہ انکی صحابیت میں اختلاف تھا۔ اس لئے اون کی عدالت پر جزم نہیں فرمایا۔ اب توضیح کی پوری عبارت سنو! جو بنارسی نے نقل نہیں کی:-

"ذکر بعضہم ان الصحابی اسم لمن اشتھر بطول صحبۃ النبی علیہ السلام سواطالت صحبتہ ام لا الا ان الجزم بالعدالۃ مختص لمن اشتھر بذلک والباقون کسائر الناس فیھم عدول وغیر عدول:"

یعنے بعض نے ذکر کیا ہے کہ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طول صحبت میں مشہور ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صحابی وہ مومن شخص ہے۔ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اور بس وہ مثل دوسرے لوگوں کے ہیں۔ اون میں عادل بھی ہیں اور غیر عادل بھی۔ یعنی چونکہ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ اس لئے ان کی عدالت پر بھی جزم نہیں؟

اس مقام پر بنارسی نے اشتھر بذلک میں ذلک کا مشار الیہ سمجھکر ترجمہ کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اسکا مشار الیہ طول صحبت ہے۔ صرح بذلک مولینا عبد الحلیم فی قمر الاقمار۔ چونکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ طول صحبت میں مشہور صحابی تھے۔ اس لئے علمائے اصول کے نزدیک بھی آپ عادل تھے۔ لیکن وحید الزمان نے ان کو عادل نہیں مانا تو بنارسی کا یہ کہنا کہ یہ مسئلہ اصول حنفیہ سے ماخوذ ہے سراسر غلط ہے۔ (باقی باقی)

(ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں)

# اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(از عالیجناب مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

## الباب الاول فی شمائلہ

(صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

### الفصل الاول فی الاحادیث

عن انس قال لم ار بعدہ ولا قبلہ مثلہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بعد آپ کے نہ قبل آپ کے مثل و مانند آپکا کوئی دنیا میں:

(۱) بیہقی نے ابی اسحٰق سے اس نے ہمدان کی ایک عورت سے (۲) اور طیالسی و احمد و بیہقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (۳) اور بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (۴) عبد اللہ بن احمد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے (۵) اور بزاز و بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (۶) اور ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصف یوں فرمایا کہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ نہیں دیکھا ہم نے مثل آپ کے کسی کو نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۷۳ مشکوٰۃ ص ۵۱۷)

ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے لا یرٰی مثلہ ابداً یعنے مثل آپکا کبھی کوئی دیکھا ہی نہیں گیا۔

ابو موسیٰ مدنی نے آمد بن ابد الحضرمی سے روایت کی ہے۔ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فما رأیت قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ کہا کہ دیکھا میں نے مثل آپ کے کسی کو نہ پہلے آپکے نہ بعد آپ کے روایت کی ابن سعد و ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قال ما رأیت شیئاً احسن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی شئے بھی بہتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری و مسلم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا کہ ما رأیت شیئاً قط احسن منہ ربذا اکلہ فی خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۷۳ وغیرہ) یعنے دنیا میں کبھی کوئی شئے ایسی نہیں دیکھی میں نے جو بہتر ہو حسن و جمال میں آپ سے۔ ف لے بل ھو احسن من کل شئی کالشمس والقمر (شرح شمائل للبیجوری ص ۱۲، وملا القاری ص ۹ وایضاً فی شرح لعبد الرؤف المناوی ص ۱) یعنے بلکہ آپکا حسن و جمال بہت بہتر تھا ہر ایک شئے سے آفتاب و ماہتاب سے بھی بڑھکر:

تنبیہ:- حضرات! یہ وہ آنکھیں تھیں جنہوں نے مدت العمر جمال باکمال محبوب خدا روحی فداہ کا نظارہ کیا تھا۔ نہ کہ اس دور پر فتن کے ایسے بے بصیرت کور باطن شقی القلب کہ جنہوں نے مرغ بے ہنگام سی صدائیں بلند کی ہیں۔

حضور سرکار عالم فخر آدم بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم زبان فیض ترجمان سے سنئے کہ مثل آپکا کوئی نہیں۔ روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا لوگوں کو صوم وصال سے تو ایک صحابی نے عرض کی کہ آپ وصال کے روزے رکھتے ہیں ہم کو کیوں منع فرماتے ہیں، قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی۔ متفق علیہ (مشکوۃ ص۱۷۵ خصائص الکبریٰ ج ۲ ص۲۳۰ وفیہ انی لست مثلکم الخ) فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہے تم میں میری مثل میں رات گذارتا ہوں ایسی حالت میں کہ کھلا دیتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلا دیتا ہے۔ پس تم میں کون ایسا ہے۔ کہ جس کو خدا تعالے رات میں کھلا پلا دیتا ہو۔ اور اس کو پے در پے روزہ رکھنے سے قوت زائل نہ ہو۔

ف۔ مطلب یہ کہ تم میں سے مثل میرے کوئی نہیں جیسا کہ انی لست مثلکم میں صاف وصریح مماثلت کی نفی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے انی لست کھیئتکم۔ متفق علیہ۔ اور حضرت انس کی روایت میں ہے انکم لستم مثلی۔ تم لوگ نہیں ہو مثل میرے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ لست کاحد منکم۔ نہیں ہوں میں تم میں سے کسی کے مانند۔ یہ سب روایتیں بخاری ومسلم کی متفق علیہ ہیں (مواہب لدنیہ ص۳۰۲ ج۲)

تنبیہ:۔ اس حدیث کو بخاری ومسلم نیز دیگر ائمہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اب اس کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔ پس جبکہ خود حضور فخر الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ تم میں کوئی مثل میرے نہیں ہے۔ یا نہیں ہوں میں مثل تمہارے۔ تو کیا یہ ارشاد فیض بنیاد ہمارے ہادی برحق کا قابل استناد واعتماد نہیں ہے۔ کوئی اہل ایمان یہ کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ زمانہ موجودہ کے موحدین تمام دلائل وبراہین جو آپ کے صفات برگزیدہ کی بین دلیلیں ہیں۔ ان سب سے چشم پوشی کرکے یہی کہتے رہیں کہ وہ ہمارے جیسے یا مثل ہمارے ایک انسان تھے

## الفصل الثانی فی رد الاوہام

**شبہ** قرآن شریف میں موجود ہے قل انما انا بشر مثلکم

**دفع**۔ ان دینداروں کو قرآن پاک کے تیس پاروں میں سے سوائے اس آیہ کریمہ کے اور کچھ نہ سوجھا۔ اور کچھ نہ جانا۔ کہ کیا مذکور ہے۔ حضرات! یہ امر مخفی نہیں کہ ان کے سلف ہمیشہ یہی کہتے آئے اور اس بنا پر ثبوت کا انکار کرتے رہے جس بنا پر یہ رفعت شان وعلو مکان حضور سرور انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا اس جگہ ہم وہی عرض کرتے ہیں۔ جو حق سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ نے ان کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔ الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل۔ کیا نہیں آئی تمہارے پاس خبر ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے۔ یعنی قوم نوح وہود وصالح ولوط نے۔ فذاقوا وبال امرھم میں چکھا انہوں نے وبال اپنے کفر کا دنیا میں بھی ولھم عذاب الیم۔ اور ان کے لئے عذاب دکھ دہندہ ہے آخرت میں بھی۔ ذلک بانہ کانت تاتیھم رسلھم بالبینات فقالوا ابشر یھدوننا۔ یعنی یہ دونوں جہان کی مار اور ان پر خدا کی پھٹکار اس سبب سے ہوئی کہ آتے تھے ان کے پاس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات باہرات کے ساتھ تو کہتے کہ انسان ہماری رہنمائی اور ہدایت کرے گا؟ انکار کردیتے نبوت ورسالت سے بسبب لوازمات بشری کے۔ لہذا خسر الدنیا والآخرۃ۔ دونوں جہان کے وبال ونکال اور قہر الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ اور مثل اس کے دیگر آیتوں میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ وما منع الناس ان یؤمنوا اذجاءھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا۔ اور نہیں باز رکھا دشمنان دین کو ایمان لانے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پر۔ مگر اس تردد نے جو ان کے دلوں میں تھا یعنے انکار کرنا ان کا کہ انسان کو رسول بناکر اللہ تعالیٰ بھیجیگا پس وہ کہتے تھے لن نؤمن لک الا انک بشر (خازن وغیرہ) یعنی ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لادیں گے۔ اس لئے کہ تم انسان ہو۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔ ماھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم۔ یعنی نہیں ہیں مگر انسان مثل تمہارے چاہتے ہیں تم پر بڑائی اپنی۔ اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی قوم نے کہا۔ ماھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون منہ ویشرب مما تشربون ولئن اطعتم بشرا مثلکم یعنے یہ انسان ہی تو ہیں مثل تمہارے جو تم کھاتے پیتے ہو وہی وہ بھی کھاتے پیتے ہیں اور اگر تم اطاعت کروگے ان کی تو وہ ایک انسان ہیں مانند تمہارے۔

حضرت موسیٰ وہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں نے کہا۔ انؤمن لبشرین مثلنا۔ کیا ہم ایمان لاویں ان دونوں کے لئے جو مثل ہمارے بشر ہیں۔ حضرت صالح علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔ ما انت الا بشر مثلنا نہیں ہو تم مگر بشر مثل ہمارے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔ ما انت الا بشر مثلنا۔ اسیطرح جناب سید الانبیاء خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وروحی فداہ کی شان اقدس میں لوگوں نے کہا۔ مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔ کون سی وجہ ہے ان کے لئے جو دعوے نبوت کا کرتے ہیں۔ کھاتے ہیں کھانا اور پھرتے ہیں بازاروں میں۔ علیٰ ہذا ابناء زمانہ تمام آیات واحادیث سے چشم پوشی کرکے بات بات پر انا بشر مثلکم کہہ کر درپئے تحقیر شان سرور انس وجان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ ان کج بصیرتوں کو سوائے اس آیت کے قرآن پاک میں اور کچھ نظر نہ آیا واضح ہو کہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ شانہٗ نے اس آیہ کریمہ میں کفار کے زعم وگمان کو رد وباطل فرمایا۔ بایںطور کہ اگر بزعم تمہارے میں مثل تمہارے بشر ہوں تو تمہارے کفر صریح کے باطل ہونے کی بدیہی دلیل یہ ہے۔ کہ یوحیٰ الیّ۔ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی کے مجھے تم سے ممتاز فرمایا۔ منصب رسالت مجھی کو عطا کیا۔ مہبط وحی والہام مجھی کو کیا لہذا میری اتباع وپیروی تم پر واجب ولازم ہے

...لئے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور تم باوجود دعائے امت کے وحی والہام سے محروم ہو۔ (باقی آئندہ)

# استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں:-

(۱) کھانا کھانے کی بعد آٹے یا ستو سے ہاتھ دھونا کیسا ہے؟

(۲) موسم گرما میں اکثر مسجد میں حرارت کی شدت ہوتی ہے۔ خصوصاً اوقاتِ شب میں پس گذارنا نماز باجماعت فرض ونوافل وتراویح مسجد کی چھت پر مکروہ ہے یا نہ؟

(۳) بیٹھکر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کے لئے سر کو کس قدر جھکانا چاہیئے؟ بینوا بالکتاب وتوجروا عند الحساب۔

**الجواب** (۱) کھانا کھانے کے بعد آٹے یا ستو سے ہاتھ دھونا جائز ہے۔ عالم عامل بادشاہ عادل عالمگیر غفرلہ المولی القدیر کے فتاوے جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ میں ہے۔

"فی نوادر هشام سالت محمدا عن غسل الیدین بالدقیق والسویق بعد الطعام مثل الغسل بالاشنان فاخبرنی ان اباحنیفة رحمه الله لم یر بذلك باسا وابویوسف كذلك وهو قولی كذا فی الذخیرة۔

(۲) شدت حرارت کی وجہ سے سقف مسجد پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مصلی کثرت سے ہوں۔ اور نیچے نہ سماویں تو ضرورت کی وجہ سے اسکی چھت پر چڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ کما فی العالمگیریہ ج ۴ ص ۲۷۳۔ الصعود علی سطح کل مسجد مکروه ولهذا اذا اشتد الحر یکره ان یصلوا بالجماعة فوقه الا اذا ضاق المسجد فحینئذ لا یکره الصعود علی سطحه للضرورة کذا فی الغرائب

(۳) رکوع اگرچہ انحناء پشت سے ہوجاتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ پیشانی مقابل رکبہ ہوجائے۔ نفع المفتی والسائل للمولوی عبدالحی الکھنوی ص ۳۲ میں ہے:- الرکوع یتحقق بانحناء الظهر لکن المستحب ان یرکع بحیث یحاذی جبهته قدام رکبتیه نقله الشامی عن حاشیة الفتال عن البرجندی۔ فتاوی سعدیہ ربع اول ص ۲ میں ہے:- قال الطحطاوی ان رکع جالسا ینبغی ان یحاذی بجبهته رکبتیه ابو السعود انتهی وعلامه شامی میفرماید بقدر انحناء انتهاء تمام رکوع با شعور نه رکوع فقط از سرنگون شدن مع قدری انحناء ظهر حاصل میشود وهذا عبارته ولعله محمول علی تمام الرکوع والا فقد علمت حصوله باصل طاطاة الراس مع انحناء الظهر انتهی والله اعلم۔

مفتاح الصلوٰۃ میں ہے۔ اگر نشستہ ادا نماید باید کہ جبہ مقابل رکبہ شود تا حاصل آید رکوع کذا فی البرجندی۔

کنز مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۲ حاشیہ نمبر ۱۴ میں ہے۔ والرکوع هو انحناء الظهر اذا رکع قائما فان رکع جالسا فینبغی ان تحاذی جبهته قدام رکبتیه لیحصل الرکوع والرکن فیه ادنی ما یطلق علیه اسم الرکوع وما زاد علیه واجب او مستحب

طحطاوی علی مراقی الفلاح باب شروط الصلوٰۃ وارکانہا ص ۱۲۵ مطبوعہ مصر میں ہے۔ وفی الحموی فان رکع جالسا ینبغی ان تحاذی جبهته رکبتیه لیحصل الرکوع۔

هکذا رایت فی الکتاب والله تعالی اعلم بالصواب۔ حرره الراجی الی لطف ربه القوی امجد علی غفرله المولی من مقام کھنورہ ضلع ہوشیارپور۔

ہر سہ مسئلہ کا جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری۔

## مرزائیت سے توبہ

مکرم بندہ! اسلام مسنون۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص مسمی اقبال محمد ساکن منٹھیانہ تحصیل وضلع ہوشیارپور بدقسمتی سے مرزائی ہوگیا تھا کل ۸۔ جنوری ۳۵ء کو موسی الیہ معہ دو مسلمان ہمراہیوں کے میرے پاس آیا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق سوال کیا۔ خاکسار نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کا صفحہ ۳۶۰/۳۶۱ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا۔ اور کہا کہ سنو تمہارے گورو جی مہاراج کیا لکھتے ہیں "مگر میرے بعد ایک دوسرا آنیوالا ہے وہ سب باتیں کھول دیگا۔ اور علم دین کو مرتبہ کمال پہونچائے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔ پھر اسی کا صفحہ ۴۹۸ و ۴۹۹ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا۔ اور کہا سنو مرزا جی لکھتے ہیں:-

"هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار و آفاق میں پھیل جائے گا۔"

اس کے بعد خاکسار نے اس کو مرزا غلام احمد صاحب کے وہ الہامات وتحریرات جن پر انہوں نے خود بذاتہ مطلق عمل نہیں کیا دکھائیں۔

(۱) براہین احمدیہ ص ۳ میں ہے

"اول ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں بصد ادب اور غربت عرض کی جاتی ہے۔ جو اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں جو کسی دل کو رنجیدہ کیا جائے۔

(۲) ایضاً فیہ ص ۱۰۱ چہارم بخدمت جملہ صاحبان یہ بھی عرض ہے۔ کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کیگئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسر شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کے کو پرلے درجہ کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔

(۳) تلطف بالناس وترحم علیهم لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آیا اور ان پر رحم کر۔ (انجام آتھم ص ۵۵)

رحم یاداؤد عامل بالناس رفقا واحسانا
اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ
معاملہ کر" (انجام آتھم صہ ۲۰)
ان تحریرات والہامات کے خلاف انجام آتھم
بقیہ حاشیہ صہ ۵۲ میں لکھتے ہیں۔ اے بدذات
فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ
وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے
اے ظالم مولویو تم پر افسوس کہ تم نے جس بے
ایمانی کا پیالہ پیا ہے۔ وہی عوام کالانعام کو بھی
پلایا۔"

اس پر اقبال محمد مذکور نے اقرار کیا کہ واقعی مرزا
صاحب کذاب ہیں۔ میں عقائد مرزائیہ سے
توبہ کرتا ہوں۔ اور توبہ نامہ لکھدیا جسکی نقل بغرض
آگاہی ناظرین بعینہ درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا:۔

## نقل توبہ نامہ مذکور

مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا اور مفتری جانتا ہوں
اور آج سے میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں
یہ تحریر میں نے بلاجبر لکھی ہے اور بقائمی ہوش کے
لکھا ہے۔

اقبال محمد بقلم خود سکنہ مٹھیانہ تحصیل وضلع
ہوشیار پور تاریخ ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء

گواہ شد
علی محمد بقلم خود سکنہ مٹھیانہ تاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء

گواہ شد۔
جلال الدین بقلم علی محمد سکنہ مٹھیانہ۔
(نشان نر انگشت)۔"

ناظرین دعا فرماویں کہ اب بے نیاز وصانع
بطفیل رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اس کو توبہ
پر استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔ والحمد للہ
اولاً وآخراً والصلوۃ والسلام علی نبیہ
دائما سرمدا۔

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی احمد علی
غفرلہ الولی منتقام کھنوڑہ تحصیل وضلع
ہوشیارپور۔

# حق صریح

در تردید

## الوہیت مسیح ؑ

(نمبر ۱)

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ و
السلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین۔

مارچ ۱۹۲۵ء کا مہینہ ہے سردی کافور ہو رہی ہے
موسم بہار آرہا ہے۔ باغوں کی طرف نظر دوڑاؤ۔ ہر جگہ
پھول کھل رہے ہیں درختوں پر تازے پتے عجیب بہار
دے رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ موسم بھی طبیعتوں کو بھلا
معلوم ہوتا ہے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ کو جمعہ
کے دن عصر اور مغرب کے درمیان شہر کی کوتوالی
کے نزدیک ہی داہنی طرف کے ایک باغ میں سکول
کے لڑکے تفریح طبع کے لئے چہل قدمی کر رہے ہیں
مگر ایک کونے میں پانی کے نل کے پاس ایک بنچ
پر دو اشخاص بیٹھے ہوئے آپس مذہبی بات چیت
کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک صاحب مسیحی
مسٹر جوزف نامی ہیں۔ اور دوسرے مسلمان محمد یوسف
نامی ہیں۔ ناظرین اخبار الفقیہ کی دلچسپی کے لئے
اس گفتگو کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

**مسلمان**۔ حضرت مسیح ؑ کے بارے میں آپ
لوگوں کا کیا عقیدہ ہے؟

**مسیحی**۔ ہم مسیحی لوگ خداوند یسوع مسیح کو محض
خدا نہیں کہتے۔ خدائے مجسم کہتے ہیں۔ یعنی خدا
جسم میں ظاہر ہوا۔ جیسے یسوع مسیح کو ہم لوگ
خدا کے کامل جانتے ہیں ویسے ہی اس کو انسان
کامل بھی جانتے ہیں۔ انسانیت کے اعتبار سے
وہ ابن آدم کہلاتا ہے۔ اور الوہیت کی جہت سے
ابن اللہ ہے۔ (تحقیق الایمان صہ ۱۲۳)

**مسلمان**۔ آپ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں۔
اس پر آپکے پاس کیا دلیل ہے؟

**مسیحی**۔ خداوند یسوع مسیح حقیقی معنے سے
خدا کا بیٹا ہے (حل الاشکال صہ ۳۳) اور مسیح نے
خود کہا ہے۔ کہ میں خدا کا اکلوتا بیٹا ہوں (تحقیق الایمان
صہ ۱۲۳) انجیل کی آیتوں میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا
ہے۔ (مفتاح الاسرار صہ ۲۷)

**مسلمان** (۱) انجیل لوقا کے باب ۳ کی آیت ۳۸
میں حضرت آدم کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

(۲) پیدائش کے باب ۶ کی آیت ۴ میں ہے۔
"ان دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد اس
کے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس
گئے تو ان سے لڑکے پیدا ہوئے۔"

(۳) ہوسیع کے باب ۱۱ کی آیت ۱ میں ہے۔
"جب اسرائیل لڑکا تھا۔ میں نے اسے عزیز
رکھا۔ اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔"

(۴) تواریخ کے باب ۲۲ کی آیت ۹ میں ہے کہ
"خدا نے مجھے (داؤد کو) کہا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے
لئے گھر اور بارگاہیں بناویگا۔ کیونکہ میں نے اسے
چن لیا کہ میرا بیٹا ہو اور میں اس کا باپ ہونگا"

(۵) متی کے باب ۵ کی آیت ۹ میں ہے۔
"مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ
خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔"

(۶) متی کے باب ۵ کی آیت ۴۵۔ اور باب ۶ کی
آیت ۱ و ۴ و ۶ و ۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۶ و ۳۲ میں
الفاظ "تمہارا آسمانی باپ" مسیح کے منہ سے نکلے
ہوئے درج ہیں۔

(۷) سموئیل کے باب ۷ کی آیت ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ناتن نبی کو خدا نے حضرت
داؤد ؑ کے بارے میں فرمایا:۔
"اور جب کہ تیرے دن پورے ہوں گے اور تو
اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہیگا تو میں تیرے
بعد تیری نسل کو جو تیرے صلب سے ہوگی برپا کرونگا
اور اس کی سلطنت کو قائم کرونگا۔ اور میں اسکا
باپ ہونگا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔"

**نوٹ**۔ ان مقامات میں خدا کے پیارے اور
مقرب بندوں کو "خدا کا بیٹا" کہا گیا ہے۔ پس انہیں
معنوں سے اناجیل اربعہ مروجہ میں مسیح کو خدا کا
بیٹا کہا گیا ہے نہ یہ کہ وہ لوگ اور مسیح خدا کے جز تھے

**مسیحی**۔ یسوع مسیح نے اور آدمیوں کی طرح
تولد نہیں پایا۔ بلکہ صرف خدا کی قدرت سے جن پایا۔

...کے پیٹ سے اس طرح پیدا ہؤا کہ خدا نے اپنی روح
...میں پھونک دی اور یہ بھی مسطور ہؤا کہ وہ خدا
...روح اور اس کا کلمہ ہے۔ اور یہ باتیں قرآن کی
...توں میں مذکور ہیں۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۵)

**مسلمان۔** (۱) بیشک قرآن کریم میں یہ بات مذکور
...کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے خدا کی قدرت کے
...پیدا ہوئے تھے۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کا ماں اور
باپ کے بغیر پیدا ہونا تو اس سے بھی بڑھ کر عجیب
ہے۔ (سورہ آل عمران پارہ ۳) اور نیز دیکھو پیدائش
...۲ آیت ۷۔ اور پھر مزے کی بات یہ ہے۔ کہ انجیل
...قا میں باب ۳۔ کی آیت ۳۸ میں حضرت آدم
...خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

(۲) عبرانیوں کے باب ۷ کی آیت ۳ میں ملک صدق
...سالیم کے بادشاہ کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

"یہ بے باپ۔ بے ماں۔ بے نسب نامہ ہے۔
اس کی عمر کا شروع۔ نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا
کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا"۔

(۳) اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید میں
حضرت مسیح کو "کلمۃ اللہ" (یعنی خدا کی طرف سے
ایک پاک کلمہ) اور "روح من اللہ" (یعنی اللہ کی
طرف سے ایک پاک روح) کہا گیا ہے۔ اور
"رسول اللہ" (خدا کی طرف سے ایک نبی) بھی فرمایا
ہے۔ مطلب یہ کہ وہ خدا کے مقرب، صالح اور
...بندے تھے۔

**مسیحی۔** مسیح کا مُردوں کو زندہ کرنا اہل
اسلام نے از روئے قرآن تسلیم کیا ہے اور
احیائے موتے بشری طاقت سے بالاتر ہے۔
اور فقط الوہیت سے مخصوص ہے۔ پس خاصہ
الوہیت میں سوائے مسیح کے کوئی دوسرا شریک
نہیں۔ کبھی کسی اور نبی نے مُردہ زندہ نہیں کیا۔
(حقائق قرآن صفحہ ۵) اور انجیلوں میں بھی لکھا ہے
کہ مسیح نے مُردوں کو زندہ کیا تھا۔

**مسلمان۔** (۱) آپکا یہ کہنا کہ (احیائے موتی
بشری طاقت سے بالاتر اور فقط الوہیت سے مخصوص
ہے) سراسر غلط ہے۔ اور قرآن مجید اور اسلامی
عقیدے سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔ اہل
اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ مُردوں کو زندہ کرنا اللہ
کے اذن کے ساتھ پیغمبروں کا معجزہ تھا۔ اور اولیاء
اللہ کی کرامت؛ اور یہ بات فقط الوہیت سے مخصوص
نہیں ہے۔ بلکہ جس پیغمبر یا جس ولی کے ہاتھوں
پر ایسا کام صادر ہؤا۔ اس نے خدا کے حکم سے
ایسا کام کیا۔ آپکا یہ فرمانا کہ کبھی کسی اور رسول
نے کوئی مُردہ زندہ نہیں کیا) بھی صحیح نہیں ہے
اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے حضرت
ایلیاہ (الیاس) حضرت الیسع اور حضرت حزقیل
علیہم الصلوٰۃ نے مُردوں کو زندہ کیا تھا جیسا کہ
سلاطین اول باب ۱۷ آیت ۸ تا ۲۲ و سلاطین دوم
باب ۴ آیت ۸ تا ۳۷۔ سلاطین دوم باب ۱۳
آیت ۲۰، ۲۱۔ حزقی ایل باب ۳۷۔ آیت ۱ تا ۱۴
میں لکھا ہے۔

**مسیحی۔** خداوند مسیح نے خدا کا لفظ بھی اپنے
ساتھ منسوب کیا ہے۔ یعنی اپنے قیام کے بعد
تھوما کو جو اس کے شاگردوں میں سے تھا اجازت
دی کہ اُسے خدا کہے۔ جیسا کہ یوحنا کے ۲۰ باب
کی آیت ۲۸، ۲۹ میں ذکر ہے۔ کہ تھوما نے
مسیح کو سجدہ کر کے کہا۔ کہ اے میرے خداوند
اے میرے خدا۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۱۷، ۱۸)

**مسلمان۔** واضح ہو کہ بائبل مروجہ میں
بزرگوں کو سجدہ تعظیمی کرنے کا ذکر بعض جگہ
موجود ہے۔ اور اللہ کا لفظ حکیموں کے ساتھ
بھی منسوب ہؤا ہے۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۱۸) سُنئے
صاحب کہ انجیل یوحنا کے باب ۱۰ کی آیت ۳۲
تا ۳۶ میں لکھا ہے:۔

"یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے
باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں۔
ان میں سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے
ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم
تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے
پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان
ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں
جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ
نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ
اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام
آیا خدا کہا۔ اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔ تم
اُسے جس کو خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہان میں بھیجا
کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا
بیٹا ہوں"۔ (نیز دیکھو حل الاشکال صفحہ ۳۹) اس
جگہ انجیل یوحنا میں تو صاف صاف لکھا ہے کہ
جب یہود نامسعود نے حضرت مسیح سے الفاظ کہ
(میں خدا کا بیٹا ہوں) سُنے تو انہوں نے سمجھا کہ
مسیح کفر کے کلمے کہتا ہے کہ انسان ہو کے اپنے تئیں
خدا بناتا ہے۔ تو اس کی تردید حضرت مسیح کو یوں
کرنی پڑی کہ میں نے تو اپنے تئیں صرف خدا کا
بیٹا ہی کہا ہے۔ مگر تمہاری شریعت یعنی توریت
میں تو حاکموں کو اور بزرگوں کو اللہ یا خدا کہا ہے
(حل الاشکال صفحہ ۳۶) چنانچہ زبور کے باب ۸۲ کی
آیت اول میں ہے کہ:۔

"خدا کی جماعت میں خدا کھڑا ہے الہوں کے
درمیان وہ عدالت کرتا ہے"۔

اور آیت چھ میں ہے:۔

"میں نے تو کہا تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالےٰ
کے فرزند ہو"۔

**مسیحی۔** خداوند مسیح نے نہ صرف اپنے
شاگردوں ہی سے بلکہ بہت دفعہ یہودیوں اور
اُن کے معلّموں کے آگے بھی صریحاً اپنی الوہیت
کے مرتبے کا بیان اور اقرار کیا ہے۔ (مفتاح الاسرار
صفحہ ۱۲)

**مسلمان۔** حضرت مسیح نے خداوند تعالےٰ
کی توحید کا اور اپنی رسالت کا بیان اور اقرار
کیا ہے۔ جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب ۱۷ کی
آیت اول و تین میں ہے۔ یسوع نے اپنی
آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا کہ اے باپ
..... ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خدائے
واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے
بھیجا ہے جانیں"۔

پس ہمیشہ کی زندگی ہم مسلمانوں ہی کے پاس ہے
کیونکہ ہم لوگ خدائے برحق کو واحد یعنی ایک مانتے
ہیں۔ اور اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ مسیح کو
خدا نے بھیجا تھا یعنی مسیح خدا کا نبی۔ رسول اور
پیغمبر تھا۔

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دواب امرتسر)

# انکشافِ حقیقت پر ایک نظر

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ لاتی اسم دلیلٹ فی العم۔ تصدیق جواب استفتا حیلۂ اسقاطیت کی نسبت دیکھی گئی۔ آپ کی گفتگو یا مناظرہ[1] مجھے امید نہیں کہ انصاف پرستی پر ہو کر بغیر مخاصم ٹھہرانے یا کہ قلمی مضمون سے آگاہ ہونے کے بغیر مخالف بن رہے ہیں۔ اور بذریعہ نوٹ برانگیختہ کر رہے ہیں۔ کیا دوسرے کی قلم نوٹ وغیرہ سے عاری ہے۔ نیز مزید انصاف پرستی تو اس سے ثابت ہو رہی ہے۔ کہ اصل استفتاء میں حرمت[2] دوران وکفر کا مرتکب ہونا وغیرہ وغیرہ کا مشت نمونہ خروارے بھی نہیں۔ اور نہ اصل استفتا میں مستفتی کا سوال ہے۔ یہ محض کسی کا دبا کے خفیہ ایمأ پر آپ کام کر رہے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی ہے۔ علماء متقدس کی شان سے ایسے خیالات غیر منصفانہ کوسوں بعید ہونے چاہئیں۔ مہربانی فرما کر ذرا غور فرماویں کہ جواب استفتاء کے موافق ہونا چاہئیے یا مخالف۔[3] یہ مخالف نہیں[4] تو اور کیا ہے۔ کہ اصل سوال میں مستفتی نے حرمت وغیرہ کا نام بھی نہیں لیا۔ مدعی سست اور گواہ چست کی تصدیق نہیں تو اور کیا ہے۔ درحقیقت ہمارے اصل مناظر تو مولوی عبد اللہ صاحب بیاکن بلیام پنڈوری ہیں۔ یہ محض انکی چالاکی اور[5] چلبازی

---

[1] میں نے مستفتی کے زبانی بیان پر جواب لکھا اور نوٹ لکھنے کی اجازت دی۔ ۱۲ شریف

[2] مستفتی نے یہی بیان کیا تھا۔ اگر آپ حرمت دوران اور کفر کے قائل نہیں تو نعم الوفاق ۱۲ شریف

[3] جواب استفتا کے موافق ہے لیکن نوٹ میں چیلنج ہے اس شخص کیلئے جو ہمارے جواب کا مخالف ہو۔ ۱۲ شریف

[4] مخالف نہیں سوال مختصر ہو تو جواب میں اس کی توضیح وتفصیل ضروری ہے۔ اور سائل کے سوال سے زیادہ جواب دینا بخاری کی حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھو باب الجواب باکثر مما سالہ ۱۲ شریف

[5] میرے الفاظ تہذیب کے خلاف ہیں ۱۲ (شریف)

ہے۔ آپ گفتگو وغیرہ سے گریز کرتے ہیں اور آپکو ہمارا مناظر ٹھیراتے ہیں اور خاکسار بحیثیت مدعی کرنے آپ کے مناظرہ کو تیار ہے۔ نہ مجادلہ ومکابرہ بشرطیکہ مولوی صاحب مذکور اولاً ہمارے ساتھ تقریری یا تحریری گفتگو کریں یا عدم اہلیت کا اعتراف کریں اور میں مولوی عبد اللہ صاحب پنڈوری کو باآواز بلند چیلنج دیتا ہوں کہ کذب بیانی چھوڑ دیں اور اگر آپ سچے ہیں تو روبرو ہو کر ہمارے ساتھ گفتگو کریں۔

دو رنگی چھوڑ کر یکرنگ ہو جا
سراسر موم یا سنگ ہو جا

اور امور متنازعہ فیہا کا تصفیہ کریں۔ ناحق اپنا دماغ داہیات گوئی سے ملوث نہ کریں۔ اور خدا سے ڈریں اور کچھ قبر وحشر حضور مالک الملک سے بھی اندیشہ کریں اور دھوکہ بازی اور فریب دہی چھوڑ دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مولانا صاحب! اب میں آپکو سوء العقیدت مولوی صاحب مذکور سے متنبہ کرتا ہوں۔ اول تو تمام بزرگان دین کے معاند ومخالف صرف حنفیت کے نام کو یہ گلابی حنفی بدنام کر رہے ہیں۔ عقیدت علما کو جو پیران تصور شیخ کا سبق دیتے ہیں اور مرید اس پر عمل کرتے ہیں۔ تمام مشرک اور بت پرست ہیں۔ اور بالخصوص نقشبندی فرقہ بہ نسبت دیگر سلسلوں کے مرید مشرک ہیں۔ کیونکہ مزید مشق تصور پر ہے۔ جو ایسی باعث سے مولوی صاحب مذکور فیض روحانی سے محروم ہیں۔ حالانکہ عمر بھی کم از کم پچاس سال سے زیادہ ہے (اور) حکام کفار کی بادشاہی یا کہ حکومت میں کوئی اولیاء اللہ نہیں۔ اس واسطے ہم کسی سے بیعت نہیں اختیار کرتے

---

[6] اگر آپ میرے فتوے کے مخالف نہیں تو پھر مناظرہ کس بات کا۔ آپ اسقاط کو جائز سمجھتے ہیں۔ قرآن شریف کے تقابض کو کفر نہیں کہتے بلکہ تقابض مجوزی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ تو ہمارا ادعا حاصل ہے ۱۲ شریف

[7] اس شعر کا جواب مولوی صاحب موصوف کے ذمہ ہے ۱۲ شریف

[8] یہ قول فرقہ دہابیہ کا ہے ۱۲ شریف

[9] غلط ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ طبیب جسمانی ہزاروں ہوں اور روحانی امراض کا طبیب کوئی نہ ہو۔

(شریف)

یہ ضد وعناد انکا ہمارے ساتھ اس میعاد سے شروع ہے جب کہ میں سلسلہ عالیہ محدث علی پوری میں منتسب ہوا۔ وجہ عناد یہ کہ عموماً خاکسار کبھی ایک جلوس وغیرہ میں عوام الناس کو کسی صاحب سلسلہ کے ساتھ منتسب ہونے کی طرف رغبت دلاتا ہوں اور ان مولوی صاحب کو یہ ترغیب دلانی اسواسطے بری معلوم ہوتی ہے کہ جب لوگ عموماً کسی صاحب سلسلہ کے ساتھ منسوب ہو گئے تو ہماری وقعت وقدردانی میں فرق آ جائیگا۔ اور نیز عرصہ قریباً تین سال کا ہوا کہ مولوی صاحب نے یہ شور اٹھایا تھا کہ دیکھو جی شاہ صاحب تو پیغمبر بن بیٹھے کا نپنے پر صلوٰۃ یعنی درود[10] پڑھاتے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے یہانتک کہ شاہصاحب نے اپنا کلمہ جاری کر دیا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ایضاً مولانا صاحب فرماتے ہیں

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

من بعد میں آپ کو اپنے دستور العمل یا کہ معمول سے آگاہ کرتا ہوں۔ اولاً استفتاء معہ جواب ملاحظہ ہو۔ استفتا آیا دوران قرآن بوقت حیلہ اسقاطیت رسول خدا نے کیا یا صحابہ کبار یا ائمہ اربعہ سے کسی نے کیا۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب۔ اس مسئلے میں جہانتک مجھے علم ہے کوئی آیت شریفہ صریحہ اور کوئی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دستور العمل سے اس کا دوران ثابت ہے۔[11] اور کتب فقہیہ مروجہ میں

---

[10] حضرت شاہ صاحب قبلہ تو حضور اکرم علیہ السلام کی آل سے ہیں اور حضور علیہ السلام نے اپنی آل پر درود پڑھنے خود ہی ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں معترض کا کوئی حق نہیں نیز تبعاً درود کے جواز میں کوئی کلام نہیں ۱۲ شریف

[11] دوران قرآن شریف بجہت تقابض ہے اگر بلا دوران ہو تو دوران کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ ہبہ میں قبض شرط ہے اور اسی قبض کے لئے دوران کرتے ہیں پس اگر قبض بلا ہو سکے تو دوران کی کوئی ضرورت نہیں۔ ۱۲ شریف

...طرف سے کوئی قول عملی و نقلی
طرح کا ذکر نہیں کیا گیا جس سے دوران قرآن
ضروری اور لازمی یا کم از کم مستحب ہی ثابت
ہاں اتنا ضرور تحریر کرونگا کہ کتب فقہیہ و
یہ ثابت ہے کہ بعد از میت ایصال ثواب
ور کرنا چاہیئے ۔ اور اس کے ذمہ جس قدر
حق اللہ باقی ہیں ۔ ان کی طرف سے موافق
مقدرہ مسطورہ کتب فقہیہ صدقہ ادا کرنا امید قبولیت
رکھتا ہے ۔ تفصیل مطلوب ہو تو نور الانوار و
وی عالمگیری دیکھ لیویں ۔ و وجوب الفدیہ
الصلوٰۃ للاحتیاط لا للقیاس ان الفدیۃ
لصوم للشیخ الفانی لا کان ثابت بنص
و مقبول ینبغی ان تقتصروا علیہ و تقیسوا
ہ من مات و علیہ صلوٰۃ مع انکم
تم انہ اذا مات و علیہ صلوٰۃ اوصے
لفدیۃ یجب علی الوارث ان یفدی بعوض
صلوٰۃ ما یفدی لکل صوم علی الاصح الخ
(نور الانوار صفحہ ۳) محمد حسین عفا اللہ عنہ از
پور سیدان ۔ اسقاط میت میں تو شک نہیں
۔ اور دوران قرآن بوقت حیلہ میت کا ثبوت
کسی کتاب فقہ میں نہیں دیکھا گیا ۔ خادم الشریعۃ
نظام الدین عفا اللہ عنہ ۔ ماکتب لاریب فیہ
غلام قادر علاقہ شب نگر ضلع پشاور ۔
دوران قرآن بوقت حیلہ کسی کتاب فقہ یا اصول اور
کتاب اللہ اور سنت نبویہ سے ثابت ہوتا ہو
شفیق عفا عنہ مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور
سیدان ۔ واضح ہو کہ فقیر کے خیال میں بدل
رکھنے اور تقابض مجموعی قرآن شریف
اسقاط میں دوران دست بدستی کا ثبوت
ملا ۔ خادم اہل اللہ محمد عبد اللہ لدڑوی عفا عنہ
ست مجمل ۔ المجیب مصیب ۔ اخوانزادہ
ملکان ریاست جموں ۔
استفتا کے ملاحظہ کرانے کے بعد ہم اپنے

---

فائدہ ... مفتی صاحب کی مراد یہی طریقہ
اسقاط ہے ۱۲ شریف
قبض ... لئے دیکھا ہوگا ۔ یہی قبض موجب دوران
ہے ۱۲ شریف

معمول سے آگاہ کرتے ہیں ۔ مثلاً ہمارے ملک کا بد خصوصی
معمول ہے کہ برائے حیلہ اسقاط میت والی میت
اپنی وسعت کے مطابق مثلاً ۵ من یا دس من بلکہ
صاحب مزید استعداد ۶۰ یا ۷۰ من تک غلہ جات
و خرما و نمک وغیرہ و قرآن پاک بھی ساتھ لیجاتے
ہیں ۔ اور بعد ادائیگی نماز جنازہ حیلہ اسقاط اس
طرح کیا جاتا ہے ۔ اشیا فدیہ یعنی غلہ جات پر
قرآن بھی تعظیماً و تبرکاً رکھا جاتا ہے ۔ من بعد قرآن
پاک کو معہ مال منصوص علیہ بحیثیت مجموعی تقابض
بالید کرایا جاتا ہے جس طرح درمختار و طحطاوی وغیرہ
میں ہے ۔ بلفظہ ثم و ثم حتی یتم مرقوم ہے ۔ یہ
مخالف اسلام و المسلمین مولوی صاحب کئی ایک
مقامات میں ہمارے سابقہ طریق مذکورہ بالا کے
موافق حیلہ اسقاط کرتے ہیں ۔ چونکہ شر و فساد
و ضد و عناد و ہٹ دھرمی تمام مسلمانان دین
کا ایک طرف ہونا اور ان کا ایک طرف ہونا ان
کی اصلی سرشت ہے ۔ لہذا ان کو مجبور کر رہی ہے
اور محض اس واسطے کہ ہمارا نام بھی لیجیے ۔ ہماری
خلاف روی میں اپنا معمول اس طرح کرتے ہیں
کہ مال منصوص علیہ کا قبض کرنا کرانا ضروری ہے
اس کا ہرگز ہرگز تقابض نہیں کرایا جاتا حالانکہ
کتب فقہیہ میں مرقوم ہے کہ تقابض مال منصوص
علیہ کا ضروری ہے ۔ لو لم یترک مالا یستقرض
وارثہ نصف صاع من بر مثلا ید فعہ
لفقیر ید فعہ الفقیر للوارث ثم و ثم حتی
یتم ۔ درمختار ۔ تو غرض کہ کتب فقہ میں اصالتاً
تو حیلہ مال کے ساتھ مرقوم ہے تو کیا وجہ ہے
کہ مولوی صاحب مذکور اصل منصوص علیہ کو ہاتھ
تک بھی نہیں لگاتے ۔ اور صرف اکیلا قرآن پاک
لیکر دوران دست بدستی شروع کر دیتے ہیں ۔
اس واسطے ہم مولوی صاحب مذکور سے پوچھتے
ہیں یہ کس کتاب کا مسئلہ ہے کہ اصل مال
منصوص علیہ کی موجودگی میں غیر منصوص علیہ
یعنی قرآن پاک بحیثیت مجموعی تمام اہل حلقہ کو
یکے بعد دیگرے تقابض کرنا کرانا ۔ اب مولانا

---

۲ے تقابض بالید کرایا جاتا ہے تو پھر جواز میں کوئی کلام
نہیں ۱۲ شریف

صاحب اس میں کیا غلطی ہے اور کس طرح تقابض
نہیں پایا جاتا ۔
نوٹ ۔ شرط مذکورہ کے بعد مولانا صاحب گر
آپ بغیر گفتگو کے نہ رہ سکیں تو آپ بیشک آ جائیں
خاکسار بھی بالکل گفتگو پر تیار و کمربستہ ہے بغرض
ہدایت کو دیکھتا ہے ۔ اور ریل خرچ وغیرہ آپکا
ہمارے مخالف فریق پر ہوگا ۔ اگر یوں بھی نہ
ہو سکے ۔ تو خاکسار وہاں ہی آنیکو تیار ہے بشرطیکہ
سفر خرچ و حفظ امن کی نگہداشت آپکے ذمہ ہو ۔
(راقم الحروف محمد یوسف عفا اللہ عنہ از پنڈوری
میاں صاحب مرحوم)

## صدر دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ کا مکان تبدیل ہو گیا

اپنے احباب اور ان اصحاب کی اطلاع کیلئے جو دفتر ہذا
سے خط و کتابت رکھتے ہیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عرصہ
ڈیڑھ سال سے انجمن خدام الصوفیہ کا دفتر محلہ
رکابگنج میں رہا مگر اب آگرہ میں بفضلہ تعالیٰ اپنے
یاران سلسلہ کا حلقہ وسیع ہو گیا ہے ۔ موجودہ مکان
تمام ضروریات کے لئے مکتفی نہیں ہوتا تھا ۔ اور نیز کرایہ
بھی نسبتاً زیادہ تھا ۔ اسلئے مصلحتاً آگرہ کے محلہ میراں
حسینی عنایت منزل میں ۸ ۔ جنوری ۱۹۳۸ء سے دفتر
ہذا تبدیل کر لیا گیا ہے ۔ یہ مکان فراخ نہایت پر فضا
اور جملہ ضروریات کیلئے کافی ہے ۔ صحن میں باغیچہ اور
احاطہ میں ہی مسجد بھی موجود ہے ۔ اور پھر کرایہ بھی پہلے
مکان سے کم ہے ۔ ہمارے احباب آگرہ محلہ میراں حسینی
عنایت منزل کے پتہ سے خط و کتابت کریں ۔ اور آئندہ

---

۳ے اگر آپ اسقاط کے جواز کے منکر ہیں یا ہبہ میں قبض
ضروری نہیں سمجھتے ۔ یا قرآن شریف کے دوران کو کفر
سمجھتے ہیں تو بیشک غریب خانہ پر تشریف لائیے ۔ خرچ آپکا
کرایہ ریل فقیر دیدیگا ۔ اور برادرانہ طریق پر اس مسئلہ میں
بھی تصفیہ کر لیا جائیگا ۔ اگر مجھے بلاؤ تو میں کرایہ آمد و
رفت بھی معاف کرتا ہوں ۔ اور حاضر خدمت ہو سکتا ہوں
ہاں اگر آپ کو ان تینوں امور میں ہمارے ساتھ اتفاق ہو
یعنی اسقاط کو جائز اور قبض کو ضروری اور دوران قرآن
کو کفر نہ سمجھتے ہوں ۔ تو پھر سفر کی تکلیف اٹھانے کی کوئی
ضرورت نہیں ۔ ۱۲ محمد شریف کوٹلی لوہاراں عفا اللہ عنہ

## قبول اسلام

۷۔ جنوری ۳۵ء کو ایک ہندو عورت عاقلہ بالغہ نے برضا و رغبت خود دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں حاضر ہو کر روبرو بابو رستم خان صاحب و مولوی برکت علی صاحب و مولوی محمد صاحب و چھیدے خان سکنہ آگرہ دیں جلسے کے مولوی قاضی حفیظ الدین صاحب ناظم انجمن خدام الصوفیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا گیا۔ اسلامی نام زاہدہ خاتون رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

(العارض عبدالمجید خان قصوری انسپکٹر مدارس انجمن خدام الصوفیہ)

## اسلام کی عالمگیر اخوت و مساوات کا نظارہ

### انجمن خدام الصوفیہ کی سعی مشکور ہوئی

شمس الدین نومسلم جو انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں پچھلے دنوں مشرف باسلام ہوا تھا۔ اس کی ہندو برادری اسلام کی عالمگیر اخوت و مساوات مشاہدہ کرکے ضرور متحیر ہوگی۔ اور یہ خبر فرحت اثر حلقہ اسلامی میں بڑے انبساط سے سنی جائیگی کہ آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۳۵ء بھائی شمس الدین نومسلم کی شادی چودھری احسان خان صاحب نمبردار سلطان پورہ کی دختر نیک اختر سے ہوگئی ہے۔ شاندار جلوس اور بے شمار روساء و عمائد شہر کا برات میں نومسلم دولہا کی سواری کے ساتھ چلنا ہنڈوں کی روشنی اغیار کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی سلطان پورہ والوں کی فراخ حوصلگی نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ اسلام کا دعویٰ کل مومن اخوۃ بالکل سچا اور اس کی اخوت عالمگیر ہے۔ اگر ایک ہندو اسلام کا حلقہ بگوش ہوتا ہے تو چالیس کروڑ مسلمان اس کی برادری بلا امتیاز ملکی و نسلی اس کو جملہ حقوق برادری میں درجہ مساوات دینے اور اپنی وسیع گود میں لینے کے لئے تیار ہے ۔

جانم بہ بزم محبت کہ آنجا!
گدائے و شاہے برابر نشیند

ہم بابو رستم خان صاحب کی مساعی جمیلہ پر اظہار مسرت اور اس کامیابی پر ان کی خدمت میں صمیم قلب سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(العارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ)

## جماعت رضائے مصطفےٰ کی جد و جہد

### راجپوتوں کی نماز کا ایک دلکش منظر

موضع الدورہ میں بیشتر مسلم راجپوت آباد ہیں انکی اصلاح کے لئے ہم نے ایک مدرسہ تقریباً ۲ سال ہوئے کہ قائم کیا تھا جو آجتک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے بچوں کی تربیت اور تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکا بھی التزام کیا گیا تھا۔ کہ مسن اشخاص بھی نماز سے واقف ہو جائیں اور ان کے فرصت کے اوقات میں ان کو نمازیں سکھائی جائیں۔ الحمد للہ کہ اس میں بہت حد تک کامیابی ہوئی۔ اور بہت سے لوگوں نے نمازیں سیکھکر پڑھنی شروع کر دیں۔ چونکہ نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ تھی۔ اس لئے اسکی شدید ضرورت لاحق ہوئی کہ ایک مسجد تعمیر کرائی جائے۔ ان راجپوت بھائیوں نے نہایت شوق اور بلند ہمتی سے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ جناب بابو عنایت خان صاحب نے بیحد کوشش کی۔ اور بالآخر مسجد تعمیر ہوگئی۔ مولوی احمد یار خان صاحب مدرس دائم اطلاع دیتے ہیں کہ اب بعض وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد بیس تک ہو جاتی ہے اور وہ منظر قابل دید ہوتا ہے کہ جب راجپوت خورد و کلاں نماز با جماعت ادا کرتے ہیں۔

(قاضی محمد احسان الحق ناظم مرکز وفود اسلام جماعت رضائے مصطفےٰ آگرہ)

# شاندار اسلامی کتب

**تذکرۃ العلماء والمشائخ** — اس میں قریباً سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے لیکر پندرھویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجلسوں کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے۔ ان کے علاوہ اخیر میں چند نامور عالم عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس میں درج ہے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۱۰/

**حیات سرور کائنات یعنی سوانحعمری آنحضرت صلعم** — مضمون نام سے ظاہر ہے قابل دید کتاب ہے قیمت ۹/

**القصیدۃ الیوسفیہ لفتاوی القصیدۃ الغوثیہ** — شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے۔ بعد میں ہر ایک کی شرح کی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ عمدہ ۸/

**جمال حضوری معروف بہ شیشۂ نوری** — درحقیقت یہ حلیہ شریف اللہ والے اور ذوق شوق والے خلاترس لوگوں اور پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ خود اپنے بچوں اور عورتوں کو اسکی تعلیم دیں۔ نہایت متبرک چیز ہے۔ قیمت ۳/

**سوانح اعظم ہر دو حصہ** — دنیائے اسلام کے رفیع القدر پیشوا اور عظیم الشان رہبر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات مبارکہ کا مختصر مرقع ہے حصہ اول ۲/ دوم ۳/

**غنیۃ الطالبین اور فرقہ حنفیہ** — اس پر ایک عالمانہ مضمون ہے۔ قابل دید کتاب ہے ۱/

**مکمل نماز** — جسے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں پڑھا اور جسپر آج چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے تیس کروڑ حنفی مسلمانوں کا عمل ہے۔ ۱/

**عرفان ایمان** — اہل سنت وجماعت کے مختصر عقائد نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ بچوں اور عورتوں کیلئے ازبر کرنا ضروری ہے ۱/

**اسرار العشق مسمی کنز العشق یعنی شرح رمز العشق** — یہ کتاب تصنیف لطیف جامع کمالات صاحب کشف و کرامات سرمایہ شریعت شہباز منازل طریقت دعوص بحر حقیقت حضرت غلام قادر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی ہے۔ اس میں اسرار و حقائق اور کشف و کرامات و منازل طریقت کا حال بخوبی درج ہے قابل دید ۱۲/

**ویدکی حقیقت** — منشی تیکرام آریہ کے قرآن کی تعلیم کے فوٹو اور سوری پرشاد جمکی "قرآن کی حقیقت" کا الزامی جواب ہے۔ ۳/

**حدوث مادہ** — اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ کی اجزاء قدیم اور غیر مخلوق نہیں ہو سکتے۔ اور چند حکماء اور مذاہب کے خیالات کا رد کیا ہے اور اسلام کا عقیدہ اس کی بابت بتلایا ہے۔ ۳/

**احسن البیان فی اباحۃ الدخان** — حقہ نوشی کے بیان میں ہے قابل دید ۳/

**فیصلۂ علم غیب** — اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کے متعلق کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے ۲/

**وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید** — رسالہ مبارکہ در باب جواز مصافحہ و معانقہ بعد نماز عید ۲/

**حیات الانبیاء فی انتباہ الاذکیاء** — مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ۴/

**قصیدۂ ضیائیہ فی علم طبیہ!** — مصنفہ فخر الاطباء مولانا ابوالحسن مولوی حکیم قاضی محمد ضیاء الدین صاحب حنفی قادری چشتی۔ یہ رسالہ بطرز جدید طالبان علم طب و حکمت کے لئے نہایت مفید ہے ۸/

**ازالۃ العنود فی مسئلہ السماع و وحدۃ الوجود** — مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ متعلقہ مسئلہ سماع و وحدۃ الوجود ۳/

**ضروری مسائل رمضان المبارک** — روزے کی فضیلت و تاکید اور رمضان شریف کی بزرگی کا قابل دید بیان ۳/

**تحقیق المرام فی منع قرأۃ الخلف الامام** — مولانا پیر غلام رسول صاحب حنفی قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب و لاجواب تالیف جو منع قرأۃ خلف الامام میں ایک مستند کتاب ہے قابل دید ہے قیمت ۱۲/

**فیصلۂ آسمانی در باب مسیح قادیانی** — جسمیں مرزا قادیانی کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی نسبت کامل اور فیصلہ کن بیان ہے۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کے ذریعہ مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے ۶/

**الذکر المحمود فی بیان المولود المسعود** — اس میں محفل میلاد کا قرآن و حدیث سے ثبوت و منکرین دیوبندی و نجدیہ کے اوہام کا دفعیہ ہے ۴/

**انوار تیراہی ملقب بگلزار نوری** — بزرگان تیراہی و جورہ شریف کے حالات۔ قابل دید ۸/

پتہ: منیجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)